



بہ فضلِ خدائے زمیں و زمان
و بکونِ خدائے ملکین و مکان

تاج فقیر خطاط

جو حرفِ فنِ خطاطی کے تجربے اور اُس سے پیدا شدہ صورتِ حال پر مشتمل ہیں

خوفِ غم نے خود ہی اپنے خطا شکستہ میں اپنے دہاتِ غمِ دہائے
گھسیٹ کر، ایک موقعِ غمِ گھسیٹے تدبیرِ تخلیقِ معروفیات سے باوجود
ہنگامی طور پر، بے حار و اروی اور انتہائی اوائلی میں، نگاہِ ثانی
کے بغیر صفحہ و طاس پر منتقل کر کے جوئے کا کوس بے زد و بدل
بھونڈے اور بھدے طریقے سے بغیر کسی تکلف کے چھپوا لیا

جملہ حقوقِ صفی السدادِ کذب
 اور حلقہٴ ردِ منافقت کے لئے
 آٹل طریقے کے ساتھ محفوظ ہیں

یا ہتمام شیخ نیاز احمد، غلام علی پبلشرز۔ عطا ہسپتال روڈ
 لاہور سے شائع ہوئی۔

کلمہ "لَا اِلٰهَ" اور نعرہ "اَنَا لِحَقِّ" کے نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نوٹ :-

یہ بے اندون فقر صادقین "پیش فوطیہ" تکلف سے
یوں اعتراض کر رہے ہیں کہ مبادا اپنی تعلیمات اور شخصیات کا اور
بڑھ بڑھ کر اپنی مادی ہوئی ڈینگوں کا کوئی ٹکڑا جو از نہ پیش
کر سکیں۔ یقیناً پس دروہ تعلیمات "میں" "میں" اور بار بار
میں کے گلے پر چھری بھرنے کے کچھ نہ کچھ خارجی محرکات ہونگے
جن کے اجمال میں بھی جا کر فی الحال یہ غوراویا اور الکافمنی وقت
خراب نہیں کرنا چاہتا۔ ان تعلیمات کا سلسلہ صدیہ ابائیوں
میں بھی اپنی ذات ہی کے حوالے سے

مذکورہ ہوتا رہے اور اس کتبچہ کے اوراق میں رشتہ مسئل
کے طور پر آخر تک جاری و ساری چلا جائے۔

گزشتہ چند برس میں، مملکت خلوت سے لیکر
مکانات خلوت تک اور نظریات و فطرت سے لیکر مشاہدات
قدرت سے تک جملہ موضوعات پر رباعی گوئی کا سلسلہ جاری رہا ہے
اور مجموعی طور پر جمالیاتی ابلیسیات کے جلالیاتی ابلیسیات تک
مسلسل کہیں سطور میں اور کہیں بن السطور میں منافقت
کے خلاف اعلان جنگ کا تار پرویا ہوا ہے۔
اس کتبچہ میں صرف

۵۶

فن خطاطی کے تجربے پر مشتمل، کرہ ارض کے اہل پیش کے تاثر
 کی محکم بنیاد پر اور مفاد پرست مصلحت سے بننے کے رد عمل سے
 متعلق چند رباعیاں کہیں جن کی تعداد تقریباً کوئی ڈھائی سو
 ہوگی۔ جن کی تالیف و ترتیب صرف ایک دین اور ایک راستے میں
 انتہائی اہم اور بے حد فوری مصروفیت سے کو نظر انداز کر کے
 یا رائے با صفا کی تعین طبع کی خاطر اس موقع پر کر دی گئی ہے
 جبکہ اس عارضی فقر کی خد تازہ بہ تازہ نوبہ نوح خطاطی کے کسی
 اسلامی ملک میں منظر شہود پر آنے کیلئے لاہور کے جانوالا سے
 بے اندازہ فیر

۵۷

عارضی صدیقین عفی عنہ اس بات کا بھی اپنے خد مطلق
 میں اظہار کر دینا اپنا اوصالی اور اخلاقی و رخصہ خیال کرتا ہے کہ
 مبادا اس کی بات سے کوئی غلط تاثر قائم نہ ہو کہ یہ منہ عابر
 زائد اپنے با صفا، اہل اتقا اور عالم کے آئینہ قلب کا انتہائی
 احترام کرتا ہے اور ہر صغیر مذہب و پاک میں شہر لاہور کو خطاطی و
 کتابت کا عظیم ترین مرکز ہمیشہ سے ماننا چلتا آیا ہے، ظاہر ہے
 کہ یہ رتبہ لاہور کو یہاں کے ماہرین فن کی بدولت ہی حاصل ہے
 جو اس صحن میں کمال فن کی چوٹیوں کو سر کرنے رہے ہیں
 اپنے اہل کمال کیلئے

۵۸

اُس کا دل عقیدت اور عزت کے جذبات کے لبریز ہے،
 اس کے ساتھ ہی ساتھ فوراً اس بات کا بھی اظہار کرتا ہے کہ
 روایت پرست ہونے کے ساتھ ساتھ زمانوں کے بدلنے
 ہوئے سماجی اور معاشی انداز کے ساتھ ہی ساتھ ان کے
 پس منظر میں جمالیاتی اقدار بھی متغیر ہوتے ہیں، لہذا
 ان روایت سے ملنے والی تخلیق و اختراعات و ایجادات قابلِ رد
 کہ بغیر اُس کے روایت جمود کا شکار ہو جاتی ہیں اور آواز
 میں بغیر نئی اختراعات و ایجادات کے مستقبل کی طرف
 حرکت پیدا نہیں ہوتی۔

۵۹

جملہ فنون کی تاریخ میں جو بڑے بڑے اہل کمال گذرے
 ہیں، جن میں مائیکل انجلو اور غالب سے اور دیگر اسی انداز
 کے بالکمال ہندو گانے خدا شامل ہیں، خود کو ان کی تعلیم
 کی گزشتہ بھی کم تر سمجھتا ہے۔

پرانے بزرگوں کا طریقہ تھا کہ جب وہ کوئی رُقعہ تحریر
 فرماتے تھے تو اپنے نام سے پہلے کچھ انکسارانہ الفاظ لکھ دیتے
 تھے، اور بعض اوقات یہ بھی کوشش ہوتی تھی کہ نام اُس کا
 ہم قافیہ بھی ہو جائے۔ یہ لفظ، کمر لینے، اصرار، ناچر، خادم
 وغیرہ قسم پر مشتمل ہوتے تھے،

۵۰

اسی روایت کے تحت اس شہر یاروں کے رقبہ مسکنین و غریب، آیات کے کاتب، بندہ مرزا اسد اللہ خان غازی دنیوی طریقے میں کنکال، روحانی سلیقے میں مالا مال مضطر، بے کل، بے چین، بے تحاشہ الطرفین، فقر عامی صاوقین عفوئے نے بھی کچھ اپنے "القابات" کتاب کے آخر میں درج کرادیے ہیں جو اکثر و بیشتر اس نے سنہ ۱۸۵۷ء کے خانقاہوں کے کوٹوں بجالوے اور فن کے مدار سوں کے گوشوں اور کھڑوں میں قوم نمود کے زار و سارے افراد جو "سورۃ الفہمزة مکیہ" کا مطالعہ نہیں کرتے

۵۱

فقیر کو اس نوع کے "القابات" سے نوازتے رہتے ہیں، اباحیات کی اس کتبچہ کے آخر میں ان "القابات" کا حوزہ زیادہ نہیں ہے، سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ اور فقر نے انہیں بڑی زبانی میں درج کرادیا ہے۔ مگر ان سے اوپر پیشانی پر خفی حروف سے "العجز الفقیر الی اللہ" اپنی طرف سے لکھوا دیا ہے۔ فرقہ ملائیت کے ادنیٰ فرد کی حیثیت سے، جب منافقانہ سانچے اور باطلان فرسے میں ڈھلی ہوئی تہذیب کے معیار اخلاق پر اسے جانچا جائیگا تو وہ بدترین ثابت ہوگا۔

۱۲

خیردکنز سہی ہے تو سہی، جھوٹ تو نہیں بولتا، اور
 مولیٰ کے کم حاصل کے ان وہمیں سے نہیں ہے جو
 خود کو پاک اور باقیوں کو ناپاک متصور کرتے ہیں، وہ
 وہمیں کے اس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے، جس کا
 ہر فرد خود کو ناپاک اور باقی تمام لوگوں کو پاک سمجھتا ہے۔
 عاصی فقر صادق بنی عن غنہ

کوہِ الوان، لاہور
 بروز منگل، ۲۵ شعبان ۱۳۹۸ھ
 مطابق یکم اگست ۱۹۷۸ء

۱۳

امدادی ارباعیہ کا حلقہ میں جو کہ حامد ہائیڈروکارب کے ذریعے
 سے ہیں اس کے بعد اپنی ہائیڈروکارب کے پس منظر میں خطاطی کے حلقہ پر
 پر مشتمل ارباعیہ میں اس کے بعد ہائیڈروکارب کے نقطہ نظر اور ہر
 اپنی ہی شان میں۔ اس چھوٹی ہی چند ارباعیہ کی کتبچہ کو مختلف
 ابواب میں تقسیم کر کے اور ہر باب کا عنوان ایک پورے صفحہ پر
 لکھنا کتبچہ کے چھوٹا منہ اور بڑی بات کا مصداق ہو گا
 لہذا عنوانات کی فہرست اور ابواب کے نام درج کرنے سے احتراز
 کیا گیا ہے۔

صفحہ

۱۴

کب سے روشنی کے لکھنے والے
 حرفوں کو ہے دل تھا م کے لکھنے والے
 تختی پہ شبانہ روز، خونے دل کے لکھنے والے
 ہم تو ہائے ترے نام کے لکھنے والے

پسینے پر سیاہی ہے، گویا گویا
 ہر رنگ ہے ہی رنگ ہے تو بویا بویا
 آئینے ہی آئینے ہے، مرے دل میں
 اور کون سے آئینوں میں؟ تو ہی تو ہے

۱۵

مجھ کو لوح و قلم ہی دیا میرا رب
 ابجد کا جمالِ رسم ہی دیا میرا رب
 چھپرے میں ہو کے اور چھاپڑے چھپرے مجھ کو
 آیات کے بیچ و خم ہی دیا میرا رب

خط میں مرے نبھانے سے جو اک ارجیا
 آکان میں، میں تجھ کو تبادو کے وہ بابا
 یہ ہاتھ بکڑ کر مرا جیسے کہ ہو کے طفل
 لکھوالی نشیت ہی ہے مجھ سے آیات

۱۴

خشتے خشتے خشتے
ساقی نے سہا سہا خشتے خشتے
ہاتھوں میں یہ زلف کے خم
مولیٰ نے حسدوں سے وفا کے بولے
دنیا میں سہا سہا لوج و قلم خشتے

زلفوں کے حوصلے سے
مکھڑے سے دروں کے دروں سے
مولیٰ نے سہا سہا لوج و قلم خشتے
اس حسن پر کیا کے خشتے

۱۴

نازل ہے قلم کس سے ہے؟ مجھ جیسے پر
اور لوج کا دم کس سے ہے؟ مجھ جیسے پر
مولیٰ کے کم کا بھی نہ کس سے ہے؟ مجھ جیسے پر
مولیٰ کا کم کس سے ہے؟ مجھ جیسے پر

و شمع کو لود کا دام و دم کی دولت
اور ہم پر بھر دی کم کی دولت
دکا انی سے سے شمع کی نہایت
مولیٰ نے سہا سہا لوج و قلم کی دولت

۱۹

عاشق کیلئے رنج و الم رکھے ہے
 شاہو کیلئے تاج و تاج رکھے ہے
 "میرے لئے کیا چیز ہے؟" ہاں ہے
 آئی یہ صدا لوج و قلم رکھے ہے

حسن و خوبا کے علم بخشے ہے
 ہر نقش میں زلف و کمر کے علم بخشے ہے
 عفا سے جمال کے خزانے دے کر
 مولیٰ نے علم لوج و قلم بخشے ہے

۱۸

مولیٰ نے عدم رکھ دیا، میرے آگے
 دی لوج، قلم رکھ دیا، میرے آگے
 اکے گونہ دیا، گونے میں میرے آگے
 اک بحرِ کرم رکھ دیا، میرے آگے

رحمت کی کڑی دھوپ میں لٹیوں مولیٰ!
 رومال میں خرمین کو لپیٹوں مولیٰ!
 اے اور مجھے بخش کر حیران نہ کر
 دے انا کہ جتنا میں سہیوں مولیٰ!

۵۲۰

زاد کو تباہ کے یہ خوراکے مولیٰ
 دلوں میں سے کس سے تپیں نوراکے مولیٰ
 سے پی کے اگر جو انکساری کے مولیٰ
 یا پڑھ کے نماز کے کو خوراکے مولیٰ

تو مجھ کو تباہ کے یہ خوراکے مولیٰ
 کس سے جزا میں سے حسن سطوراکے مولیٰ
 زاد کی کتاب سے تو ہو گناہاکے مولیٰ
 تحریر میں میکش کی ہو نوراکے مولیٰ

۵۲۱

قطرے میں سے بحر بیکرا کی تعریف
 ذرے میں سے رت لاکھ کی تعریف
 خود اپنے قصیدے جو میں لکھتا ہوں
 یہ بھی ہے خداوند جہاں کی تعریف

فنکاری جو صبح و شام کرتا رہے ہو
 شغل سے وہ جام جو کرتا رہے ہو
 واللہ کہ ہو کے داد خدا کو دیتا
 اچھا سا کوئی کام جو کرتا رہے ہو

CV

لکھے ہیں فقیر نے خوشامی الفاظ
یوں کرتے ہیں وزویدہ نگاہی الفاظ
حسنِ لب و رخسار کا ہے لوج پر رنگ
اور ہیں خم گیسو کی سیاہی الفاظ

آج بڑے جوتے
 فضل الہی اسے
 مہربانوں کی ہے ہم نگاہی اسے
 یہ ان کے ہی کیوں کے
 اور ان کی ہی زلفوں کی سیاہی اسے

22

مکھڑوں کی سٹھاؤں میں جو لکھنا ہیں،
زلفوں کی گٹھاؤں میں جو لکھنا ہیں،
یوے لوج ہی آبیض اور عیارِ اسود
دشے را کھناؤں میں جو لکھنا ہیں،

دل پہلے تو سُوفے میں کیا ہے تبدیل
لفظوں کے ظُروفے میں کیا ہے تبدیل
پھر اُس خم کا کُل کا تصور ملے
تو حوالے ہر حرفے میں کیا ہے تبدیل

۵۲۴

تِل رُخ پر ہونے کا یہ شکوہ ترا
 اے شوخ! کہ جس سے کیسا تیرا؟
 اُسے میں بھی نہیں نقطہ نہ اس تیرے
 کلمہ ہے، اور وہ ہے اب کھڑا تیرا
 خط، ربا کی لکھی
 اس شوخ کے دیکھے خط، ربا کی لکھی
 ناقد نے کہا "غلط ربا کی لکھی
 تھا وہ رُخ بے خال تو میں نے اسے
 توصیف میں بے لفظ" ربا کی لکھی

۵۲۵

اب مجھ کو لگا ہوا ہے میں سمونائے ہے
 اب دل کے چین میں مجھے یونائے ہے
 بِسْمِ اللہ میں جس طرح ہو نقطہ ایسے
 اس سالوں کے گھرے پہ یونائے ہے

خط رُخ کے انوکھے ہیں من الائل
 خط ط کا دل موئے والائل
 جسے ہو کسی حرف میں نقطہ کچھ لوے
 اس شوخ کے رخسار پہ الائل

۵۲۶

اَعْيَارُ تَوَلَّيْسَ زَنَاجِرٍ كَمَنْعَةٍ
وَحَسَنَ حَقِيقَتِهِ كَوَلْوَمٍ دَائِمَةٍ
وَهُ تَوْفِيقُ صَوْرَةٍ جَمَالَةٍ
صُورَتِهِ كَا جَوْهَرٍ مَدَامٍ

تجھ میں ہے جمالِ خوشحالی کو دیکھا
معنی سے وصالِ خوشحالی کو دیکھا
روحِ رُخ پر ا حروفِ خال و خالی
قُدرت کے کمالِ خوشحالی کو دیکھا

۵۲۷

ہم حسن پر تو کی شرعت سے ساقی!
اس سے نہیں ہے یہی طرزِ عبادت
ہم نے خود و خالی مہر و شاہ کی
آپا ہے جمال کی ملاوٹ سے ساقی!!

ہم نے تو جمالِ ماورا کو دیکھا
اور اس نے گنہ کی انتہا کو دیکھا
ہم نے شیخِ فرشتہ کو دیکھا
صورت میں حسنیوں کی خدا کو دیکھا

۲۸

ہر حرف میں مہربانوں کے قوت سے
 لوح کے پر وہ اس حسن کی مدد سے
 کمال کے خیال ہی میں لکھتا ہے
 ابرو کے تصور کی میں مدد سے

کتنی حسینیت سے دکھانا ہے
 کس جاؤ کے حیران چلا نا ہے
 آنے نہ کسی آنکھوں کا تصور کرے
 جب شہ صوا کو نبانا ہے

۲۹

اُس مہربانی کی بجلی سے ورثے میں ملے
 اللہ کے اُس ول سے ورثے میں ملے
 قرآن کی آیات کو لکھنے کا یہ شوق
 مجھ کو حضرت علی سے ورثے میں ملے

کہتے لوح و قلم تو عالی ہیں مجھے
 دیتے مگر اسناد تو گالی ہیں مجھے
 خطاطی میں پشتوں کا بھی گر کھوڑا ہے
 چودہ صدیاں گزرنے والی ہیں مجھے

۴۰

اُن کی تو یہ عرفانی منازل میں گئے
اور میرے بھی وجدانی مراحل میں گئے
خطّ طلی میں کرتا ہوں کہ ہم بھی آدھو سائے
اسلاف کے روحانی مشاغل میں گئے

میں یعنی کہ صادقانہ، حکوٰۃ الہیہ
منجملہ ساداتے نجیبہ الطوائف
خطّ طلی ختم کردوں میں کرتا ہی رہا
اور پھر میں روانہ ہوا سوئے خرماب

۴۱

نسخہ ختم، دونوں کو
تعلیق کے اور ختم، دونوں کو
نوحہ کے پہ ملائے ہم دونوں کو
خطّ طلی میں لو کے ایک کیا ہی نہیں
اے دوست! عربی اور عجم دونوں کو

حاسد کا تو تو چھوڑ خیال آگسائی!
چراغ نظر، صاحبِ دل آگسائی!
آئینہ خطّ طلی میں مرے ہمارے دیکھتے ہیں
یہ لوگ مشیت کا جمال اے ساقی!

۳۲

کاتبِ اُحمرت خط کو رجا کر دے
عارف اگر خاکِ اُسے سجا کر دے
حیّ م کی باز بھی ہوئی مجھ کو بہت زلف
عاشق ہی کو حق ہے کہ پریشا کر دے

میں نے تخلیق کیا ہے مدیسے
موباف سے آزاد کیا ہے مدیسے
خطِ طور نے خطِ طمی کا چٹلا کر
باز رہا جو تھا وہ کھول دیا ہے مدیسے

۳۳

کچھ وصل کیا میں نے اور سجا لایا ہو کر
بالکل ہی نئے جوڑ بنا لایا ہو کر
اُستادوں کی جس قدر یاد رہی تھی وہ
اُن میں قید ہے ابجد کو چھڑا لایا ہو کر

گھرج کا آباد کیا ہے اُسے دو
رک خط بنا اِبحاد کیا ہے اُسے دو
اُستادوں نے ابجد کو بھند تھا کیا
مدیسے نے انہیں آزاد کیا ہے اُسے دو

۳۴

میں قیل مویل ہے یہ دل کو سودا کر لو
 سرسبز و سحر میں حوصلے کا پودا کر لو
 زردار کی گرد و لٹ نا جائز ہیں
 خطاطی آیات سے کا سودا کر لو

کرتی جو تمیز ہے تو وہ ہے تشدید
 واجب جو چیز ہے تو وہ ہے تشدید
 اس جملہ ہی اعواب میں سب سے بڑھ کر
 مجھ کو جو غریب ہے تو وہ ہے تشدید

۳۵

یہ مجھ میں جو اک عالم ہے چنی ہے
 دورانِ اہو میں مگر لے چنی ہے
 نقش میں ہے اک گردشِ بیتی ہے
 ہر حرف میں ہے پیچ و خم لے چنی ہے

خطاطی ہمارا ہے رواجِ اکمل
 نقاشی بھی اپنا ہے مزاجِ اکمل
 بیتی دل دی ہے تو پیدا کرنا
 بیتی دل کا بھی صلاحِ اکمل

۵۳۶

جو مجھ پر گذرتی ہے سناؤ کیونکر؟
 جس آگ میں دل ہے وہ بھجواؤ کیونکر؟
 اور کی لکائی کے واقفے کا رو!
 آمد کا تمنا کیسے ہے تباؤ کیونکر؟

جو نقش ہے بالِ نابالہ نے
 چرائے ہو بالِ نابالہ نے
 خلف کر کے کی جو کھانچی تصویر
 تو اپنے خدو خالِ نابالہ نے

۵۳۷

ہیر روک کے ہاتھ بھائی! خوشخط لکھنا
 ہوئی جو یہ ہے پرائی! خوشخط لکھنا
 بالفرض ہے یہ ایسا ہے نہ ہو نہیں میری
 مدیرانے کو چہرہ انہماکی خوشخط لکھنا

کلمے اشعار
 حسن اور عشق کے
 فی الفور ہی بہشت کے کلمے اشعار
 معنی نہ کہلے خوشخطی سے و سر رہ جائے
 جو کے تیرے گھسیٹ کر کلمے اشعار

۳۱

ہر خط پر اپنا دیوانہ
 میں نے بہت سارے بنایا دیوانے
 رہ جائے نہ زورِ خوشحالی پر زندہ
 یوں خط شکست میں ہے لکھا دیوانے

قلم میں قوط لگتا ہے
 صورتے کامرے قلم لگتا ہے
 پڑھنے میں ہر کلمہ غلط لگتا ہے
 اور دیکھنے میں میرا یہ طرزِ تحریر
 اکے بندۂ اللہ کا خط لگتا ہے

۳۹

طہ کراتے دو
 صورت سے برعانی کہ میں نے
 ورنہ تو خرافات سے بھی اکثر اسے دو
 لکھو کہ جو کھسیاں ط کے تو پھر بھی مرا خط
 غالب ہے کہ ہو خوشحالی سے بہتر اسے دو

کیا موقوفہ ہی میرا فقط اچھا ہے
 میرا قلم اور اس کا یہ قوط اچھا ہے
 ہر قطع نظر اس سے کہ معنی کیا ہے
 غالب کے یقیناً مرا خط اچھا ہے

۵۴۰

ہرگز نہ خرافا سے کی خطا طی کر
 بہتر ہے کہ آیات سے خطا طی کر
 یکہ اپنی رُباعیہ کے شکستہ خط میں
 غالب سے کی غزلیا سے کی خطا طی کر

کہیں
 کاغذ پر رُباعیہ جو لکھنا ہو گا
 پھر ان کی کتاب سے نسخہ لے کر
 کاتب کا نو دلوانے کی تالیف کے وقت
 غالب سے بھی تھا محتاج مگر توفیق

۵۴۱

نئے کو اور سے کی لفظ کو بدلانا نہیں
 یعنی کہ قلم کے قوط کو بدلانا نہیں
 اُس نے تو صحابہ کی سچی بدلی تحریر
 ابنِ مقلہ کے خط کو بدلانا نہیں

اگر تازہ روش پر جوید خلیہ دوں تو ہر کیا
 زلف آج کو تازہ بل دوں تو ہر کیا
 اُس نے تو سچی اصحاب کی بدلی تحریر
 یا قوت سے میرے خط کو بدل دوں تو ہر کیا

۵۴۲

فَنے خلیفہ و اخراج و ایجاد
نقل و تقلید سے لے کر آزاد
خطاطی میں شاعری میں نقاشی میں
آپ اپنا ہوشاگر و خود اپنا استاد

نقل و تقلید کر رہے ہیں استاد
یوں مجھ سے ہیں برہم کہ ہمیشہ ہم آزاد
میر فن کی روایت میں زور تخلیق
کرتا رہتا ہوں اخراج و ایجاد

۵۴۳

بن مقلد وزیر نے بھی خدمت سے کہا
یا قوتی امیر نے بھی خدمت سے کہا
پھر تروہ لولاک میں خطاطی کی
شہر کی سی فیر نے بھی خدمت سے کہا

کشتی کا، فلم و لوح کی، کھینا کیا ہے
لکھ کر مجھے یا قوتی کو دینا کیا ہے
خطاطی میں کر لیا ہوں اپنی جیسی
ابن مقلد سے مجھ کو لینا کیا ہے

۲۴

خطاطی کا اہل سے دکھایا کہ کو
نقاشی کا لپیٹ سے دکھایا کہ
کرے کہ تخلیق حاصل میں شہر کو
کرے کہ وہی ٹاپو سے دکھایا کہ

کرے کہ

بخشش کا سفینہ جو کرے کہ
خیرین تھا، مدد والہ سے، یہ کہ
اور سنگی ڈاما کے سبب کہ
کرے کہ وہی ہو کرے کہ

۲۵

خطاطی کا اہل سے دکھایا کہ
خطاطی کا دیرینہ سے کہ
اُفے کہنا وہ ناز کے نہ پوچھنا کہ
آج کا جو ہے لوح و قلم

مدد جب نہیں تو وارے کے حلوہ کھانا

خط۔ بعد سے اعز کے حلوہ کھانا
خطاطی سے لکھ کرے کہ بنانا اشکال
لوٹے کے چنے چاہے کے حلوہ کھانا

۵۴۶

خطاطی کے جانچنے والے ہونے
 تو ترقی کے ساتھ ساتھ
 زلف کے نیوے کی طرح چمک رہے ہونے
 ابجد کے حروف کو دیکھ کر

ابجد کے جو ملاوٹے ہونے
 خرقے جو تھے وہ پورے کئے ہونے
 زلف خوں کے قوسے لگا کر
 حروف کو چمک دینے

۵۴۷

ککلیشن مانی میں خراما کے آج ہوں
 کفر میں ہزاروں کے ہونے
 مہر خانہ خدام میں چراگے ہونے
 یا قوت کے کوچے میں پریشک آج ہوں

اک فنی ٹلوں کے جوڑے چمک خاکی میں
 ابجد کی ہونے پوشاک کی خیاطی میں
 خانے میں راعی کے ہونے
 آواز ہونے آج کو خطاطی میں

۵۴۹

اُستاد! اُستاد!
 لکھنے کی جو توفیق دے قدرت کے اُستاد!
 میرے لوح پر لکھنا ہو کہ آیت
 تو برشِ مقروض کھانا ہے جنہاں
 وہ تو یہ ہے ضم زلفِ شہت اُستاد!

اُستاد تو سیکوے کو کنا کرتے ہیں
 ہم لوح پر آیات لکھا کرتے ہیں
 چرخِ ضم زلفِ شہت کھانا ہے
 لوح کے پہ شمار ہم بھی کیا کرتے ہیں

۵۴۱

پاتے ہی اشارہ فرما جلالی تہہ نے
 میرے سر قلم، لوح اٹھالی تہہ نے
 اور اس پر لکھیں، خونِ جگر سے آو
 آیاتِ جلالی و جمالی تہہ نے

برشِ شہت میں ہی تصویر کھانا میں ہو
 خطِ طیارے پر روزِ نباتا میں ہو
 مولیٰ سے جو جوہر کا ملا تھا مجھے قرص
 وہ اس طرح مع سُود چکاتا میں ہو

۵۵

تخلیق کے سقف و باپا لے جائے
 باقوت کے سپہ خورہ کو جائے
 مخلوق خدا چوم رہی ہے مرے ہاتھ
 کاتبے مگر کہتے ہیں کاتبے

شہباز بنی چرخ پہ نہڑا یا تھا
 اکے پل کو نظر آس کا جوہر آیا تھا
 توجاہِ الجہل کا بورہا بند
 کہتے ہیں بڑے زور سے مڑا یا تھا

۵۵

ابجد میں قدم رنجا کئے جاتے ہیں
 حرف سے کاتب رنجا کئے جاتے ہیں
 یوں گھور کے دوشیزہ خطاطی کو
 کاتبے جوہرے استنجا کئے جاتے ہیں

تقلید میں بیباک ہیں مگر استاد
 تخلیق کا غم خاک سے اپنے استاد
 غور کو وہ سمجھتے ہیں نہایت ظاہر
 لیکن مجھے ناپاک ہیں کہتے استاد

۵۵۳

خود اپنے طریقے میں قلندر ہے،
خود اپنے طریقے میں منور ہے،
خود اپنے طریقے میں سید ہے،
خود اپنے بنائے ہوئے آئینوں میں
خود گریہ ہوئے، خود نگر ہوئے، خود گرے ہوئے،
خود گریہ ہوئے، خود نگر ہوئے، خود گرے ہوئے

کافی ہے کیا غور نہایت ہے کوئی
بھج جیسا بہر طور نہایت ہے کوئی
جو کچھ بھی مرا نام ہے، حد تو ہے
اس نام کا بھی اور نہایت ہے کوئی

۵۵۲

اکے لوج بہتے رہتے ہیں جو کچھ
تھی نام کی میرے ہاتھ سے رہ کر قید ہے
کل منزل حرفت ہی میں رہ کر قید ہے
وہ ان کے مفردا ہے کیا جو کچھ

میں یہاں ہے، اس شخص
جو ہے اسے سنا ہے، اس شخص
اس نام کا کوئی بھی کہیں ہے اس شخص
اکے پر نے صداوقین رکھا مرانا
یہ میرا تخلص تو نہیں ہے اس شخص

۵۵۴

مفرد جو ہے حرفے اسے کلامِ قانع بھی کہہ
 شریک ہے آیات کے تضاد سے بھی کہہ
 ان سے ہیں جو مرے نام کے ہیں، کلامِ قانع بھی کہہ
 اس صوابی، اکلاف سے کہہ، کلامِ قانع بھی کہہ

ہے قاف سے خطاطی میں پیدا اوصاف
 آنجور کا جمال جسے کلامِ قانع طواف
 بن مقلد ہو، یا قوت ہو یا ہو، فقیر
 ہم تینوں کے درمیان آسمان سے قاف

۵۵۵

گر اپنی شناخت کا نہیں دنیا میں
 پھر تو مجھے کچھ کام نہیں دنیا میں
 کیا ہی کا دعویٰ فقط اسے ہے
 کوئی مرا تھنا نہیں دنیا میں

دن سے نہ ہو شام سے اپنے خوش ہو
 فن سے نہ ہو کام سے اپنے خوش ہو
 یہ اور کسی کا نہیں اس دنیا میں
 اس واسطے ملیر نام سے اپنے خوش ہو

۵۶

”جے“ اسکا اگر اسم تو اسکا ”جسم“ نام
اور بعض تو موت سے ہوتے ہی نام
اس نام کے رگلی میں ہوتے ہیں، یہ
میرا کوئی دنیا میں نہیں ہے، تنہا

دنیا میں ہے، بے شمار بے حد نقوی
گین کے نہیں آتے، بے شمار ہو
بس نام کے اپنے تین تنہا ہو
اے سیدِ صادقین اقصیٰ نقوی!

۵۷

کچھ کچھ کو خبر ہے صادقین محبوبے!
مینا بھی ہے ایم باہمیا، مجذوبے!
ہاں جملہ صفات کے علاوہ ترانا،
کھینچے ہیں بھی، پھر طعنے میں بھی اسے

کیا وہ آنا کا فتنہ ہو گا یا رو!
جتنا ممکن ہے اپنا ہو گا یا رو!
جب نام سے ہی اپنے ہر انا مجھے ہمار
پھر ذات سے اپنی کتنا ہو گا یا رو!

۵۵۸

میر حسن کی زبان سخن ناز میں ہو کر
 خود اپنے ہی انداز میں ہو کر
 جو کچھ بھی ہو کر خود اپنے ہی انداز میں ہو کر
 خطاط کے شاعر کے انداز میں ہو کر
 تہیے اور بہت سے دھڑکے ہو کر

نفاذ کہ خطاط کہ شاعر کیا ہو کر؟
 سا حرم صنم کہ مصور کیا ہو کر؟
 اس امر پر اگر ہے کیا غور مگر
 کچھ عقل میں آتا نہیں آخر کیا ہو کر؟

۵۵۹

آئینے جنوں کو دکھاؤ کس تک؟
 ہستی میں سکون کو نہ پاؤ کس تک؟
 آلام حیات کو کہا تک جیلو کس؟
 اور بارِ فنون کو اٹھاؤ کس تک؟

جو خون جگر سے وہ زکالوں کی تہ؟
 تخلیق کا اضطراب بالوں کی تہ؟
 اسے اپنے دل زار کی چینی تہ؟
 میرے کرب وجود کو سمجھا لو کس تہ؟

۵۴۰

جنان کے جمال کا جو چہرہ ہو اور اک
 ہو جانی ہی اظہار کی صورت سے
 بسلا خیال سے کائنات ڈھانپنے کو
 ہر طغہ و تصویر و رباعی پوشاک

و کا حق و کیسوں کے کمال محبوب
 افسانے حسیں سے خدو خال محبوب
 ہر طغہ و تصویر و رباعی پوشاک
 سے سائے سائے جمال محبوب

۵۴۱

پیر و کیم کے، رکھتا ہے خیال سے جدید
 اس کے زور و نیاز سے نغمے شہید
 چہرے روح القدس کے ہر کلمہ بھی تھی بے
 آج کے خزانے کی نشیمنی کے کلید

منہ میں لے آئے اک چاندی کا چہرہ ساقی!
 دشمن ہوا اک قصہ ہیں پیدا ساقی!
 اور چکی میں ابجد کے خزانے کی کلید
 مہرے کے ہو کے آفاق ہیں آیا ساقی!

۵۶۲

نفاشی کا سلسلہ کہ روز و شب ہے
خطا ملی کا مشغلہ بھی جاری ہے
قُورتے کی امانت ہے ہر جوہر میرا کب ہے
میرے اس میں خیانت کرو کہ ہمارے؟
سرویشاؤں کا گاہ
جالوں کے لکڑے کے ساتھ سیاہ
ابض جو تھے قوطاں وہ کرتا تھا سیاہ
کرتا ہی رہا، گردشِ ایام نے خبر
اکے بال ہر اکرویا چٹا۔ ناگاہ

۵۶۳

پرے جو عدم کے ہیں اسٹارو کے آسے کش
نقشِ وجود میں دکھاؤ کے آسے کش
تخلیقِ کلبے حسابِ مجھ پر ہے حساب
نرجانے پتھر چکاؤ کے آسے کش
دن رات جو میں اپنے کھلاتے ہیں ہو
اے حورِ اجل! پیرے خیالات ہیں ہو
اکے تو ہی کرائے کی رہی میری
پیسے فن کی پری کی جو حوالا ہے ہیں ہو

۵۶۴

چہرے کیا رنگوں کا جھملا ملک نے
 اس سے تیل سے فن کا کھیل کھیلنے
 اس نے اپنے بدن کی ہڈیوں کو دھڑکاتے
 تخلیق کے کوٹھوں سے پھیلنے

ہر جا کے کہہ دے نقش بنایا ملک نے
 اس سے نقش ہاں سے ہر رنگ گایا ملک نے
 اس سے خون جگر میں ہڈیوں کا اپنی
 جبیل نکال کر ملا ملک نے

۵۶۵

پتھر ہو کندہ حرف گرا ملک نے
 جو وقت نے اس سے ہر چیز ایسا ملک نے
 جتنا کہ مٹا لی ہر دنیا ملک نے
 اٹنا ہی جلی ہوئے پتھر ملک نے

سایہ حریف کا خدا کا سایہ
 اس سے ہر چیز آفرینا کا سایہ
 اس سے ہر شے کو مفہم کے آگے بالکل
 پہل سے ہر اکے چیز کا سایہ

۵۶۷

نقاشی سے محبوبے کھا کر تھے
خطا طم سے مرغوبے کھا کر تھے
کچھ بنے ہوئے لوگ تھے اے ناقد
بچپن ہی میں محبوبے کھا کر تھے

خطاب کے جو کاغذ پر سنورا تامل ہے
حرف ہو کر جو لولو کے پاؤں پر تامل ہے
قدرت نے ہر جہاز چھپایا ہے
اسرار کو تم پر فاش کرنا تامل ہے

۵۶۸

کب خودی قوت سے ملائی مرا تھ
اس غیب کی طاقت سے چلائی مرا تھ
ظاہر میں قلم نہیں مولا اٹھانا لیکن
روح پریشانی سے کھائی مرا تھ

نقش کو پیچیدہ کیا کرتے ہیں
اور حرف خمیدہ بھی لکھا کرتے ہیں
السا مگر نے سے نہیں پہلے
گیسوے منشیات کو چھو کرتے ہیں

۵۶۸

تخلیق میں مختلف یہ ہونا میرا
 ایک سے شبہ ہی میں نہ ہونا میرا
 خطاطی اور رسم تو اور نقاشی
 وہ اور صنایع اپنے چھوٹا میرا

دیکھ رہا ہوں شاہانہ کو چھوٹی ہے
 کتنی مرے ہاتھوں سے نہیں چھوٹی ہے
 ہر کام سے دیکھ جانتا ہے انہماک
 روٹی کو جو ٹوڑے تو نہیں لوٹی ہے

۵۶۹

خاکوں کی قیود میں دکھاؤ گاہ
 رنگوں کی حدود میں دکھاؤ گاہ
 جو کچھ کہہ رہا ہوں دکھاؤ گاہ
 شکل تم کو وجود میں دکھاؤ گاہ

بنا ہوا اک کل میں بنا کر ہے
 کہے غی غی مسائل میں بنا کر ہے
 تخلیق تو ہو جاتی ہے آنا فنا
 شہکار تو وہ ہیں بنا کر ہے

۵۷

نہ لے ہو کہ آپ نہیں کہہ سکتے ہیں
 اپنے گھر کے کالوں کے کچھ بھی نہیں
 جو چاہئے تھا ہونا۔ مقابلہ اس کے
 تیسرے کچھ بھی نہیں کہہ سکتے ہیں

میری خود پر ہی نکتہ چینی ہے جا
 تو میری رمل لٹش زبانی ہے جا
 ہوا کے مقام سے بخوبی واقف
 اے شخص! میری خاک نشینی ہے جا

۵۸

ہر شے میں حسین نے اس کی لپیٹے ہوئے کچھ کو
 خود اپنی پرستش میں اسے اپنے میں کچھ کو
 یوں کہ اپنی آنا ہی کے اسے اپنے میں کچھ کو
 خود بینی سے فرصت ہی نہیں کچھ کو

”میرے کچھ نہیں کہہ کر یہ ابھرنا کیا ہے؟“
 اپنی عظمت سے یوں کہ نہ کرنا کیا ہے؟
 یہ کوڑے آدے ہیں انکساری میری
 پابندی تہذیب سے، ورنہ کیا ہے؟

۵۷۲

تجسین کے تحفے مجھے صائب و ثناء
شاہ شمس مجھے عرفی باطالک و ثناء
خطا کی برے داد آج جو زندہ ہوں
یا شاہ جہاں و ثناء یا غالب و ثناء

ملاور کے طوفانے میں لکھتے اک نظم
وہ آخری دیوانے میں لکھتے اک نظم
آج حضرت اقبال جو زندہ ہوں
تو خطا کی برے شان میں لکھتے اک نظم

۵۷۳

خود کو میں سگ کر رہ لکھتا ہوں کہ جناب
خود پر خود ہی جبر رہ لکھتا ہوں کہ جناب
دیتا نہیں احباب کو ہرگز رحمت
خود اپنا ہی میں قصیدہ لکھتا ہوں کہ جناب

جے امرو جاوہ خطا ملی ہے
الواج ہے آمادہ خطا ملی ہے
حاسد تو ہیں اجرت کے غلام اور فقیر
کیا چیز ہے؟ شہزادہ خطا ملی ہے

۷۵

جس پر اک تار تھا مڑا ساقی!
 میں نے اسے اک خط جو دیکھا ساقی!
 تو آن کی آن سے میں حوال ہو گئی تھی
 خطاطی کی وہ بوڑھی زلیخا ساقی!

کہتی ہوئی ہنس خونتے فن کر ابھی
 خطاطی کی بوڑھی لاشے تن کر ابھی
 جیسے ہی کہا تھا "قم براذنی" ملبے
 دوشیزہ خوبرو وہ بن کر ابھی

۷۶

خطاطی میرا کپڑا ہے نوری اسے دوستانہ!
 تصویر نہ کی کوئی آدھوری اسے دوستانہ!
 جو کچھ مرے کاموں میں کسر رہی ہے
 باتوں سے وہ کر دیا ہو کپڑا نوری اسے دوستانہ!

نقاشی کہ خود درجہ ہر مشکل اسے دوستانہ!
 خطاطی میں بے خود ہر مسئلہ اسے دوستانہ!
 باتوں کے بنانے کے منتر ہیں لیکن
 مجھ کو نہ طولی توڑے حاصل اسے دوستانہ!

۵۷۶

قہمت نے مجھے پیش کیا تھا کیا کیا
 زور کے مگر میں نے لیا تھا کیا کیا
 مجھ میں تو بھی اک خوش فضا کیا کیا
 بولنے تو بندے کو دیا تھا کیا کیا

تاج ناز کے ویاہے سنیتے طاؤس
 شاہ سے سوئے نہ ہوئے گارختے طاؤس
 ٹوٹ ہوئی اسے حوصلے کے بدلے تجھ کو
 ٹکراؤ گے گماںمرد کے جوختے طاؤس

۵۷۷

استاد قوائیم نے بنا دیے ہیں
 شہ دولہ کے جوہر کی سزا دیے ہیں
 شاگرد کے جوہر پہ ہاتھ کی تے ہیں
 کنٹوپے اصولوں کے چڑھاتے ہیں

جب تھیں جو کہنے تھیں قہر
 پار بنے اصولوں کی حدود اسباب
 مڑوا دیا لوگ فور سے حق نے مجھ سے
 خطا ملی پہ صد لوگ کا جہود اسباب

۵۷۸

اسے شخص ! نہ ہابیل نہ قابیل سے پوچھ
دریافت کر قرآن سے ارجیل سے پوچھ
لاہوتی صفا تھے ہیں جو میرے فن کی
جبریل و عزرائیل و سرافیل سے پوچھ

واقف نہ تو لو الہوس نہ اہل کیں، یہ
وہ کیوں مرے ایمان نہ نکلتے ہیں، یہ
خطا طی و تصویر و رباعی کیا ہیں،
یہ حسن پرستی کے اصول دیں، یہ

۵۷۹

آج بد میں جمال تو کا عالم آئے
خطا طی کے میدان میں لوگ ہم آئے
زلفوں کی گھنی چھاؤں میں لکھنے کے سبب
خروے میں نئے پچھنے ختم آئے

خطا طی میں اکے کیف و سرور آتا ہے
وہ حسن بھی لوح و پر نور آتا ہے
کھڑوں کے چراغوں کے کال تصور کے
لکھنا ہو کے تو تحریر میں نور آتا ہے

۵۸۰

میں نے بھی جگہ خالی تو لکھیں آیات
 دیکھیں اٹھیں جسے کالی تو لکھیں آیات
 آیات سے کو دیکھا تو نبائے مٹھڑے
 مٹھڑے پر نظر ڈالی تو لکھیں آیات

مہ باروں کے گھرے میں بھی لکھ سکتا ہو کہ
 شام اور سویرے میں بھی لکھ سکتا ہو کہ
 کھڑوں کے تصور کے جلا کر ملیے چرخ
 زلفوں کے اندھیرے میں بھی لکھ سکتا ہو کہ

۵۸۱

بچھا ہوا مٹی سے جس نے لکھا کرتا ہو کہ فنا
 اُس مرنے تو مٹنے سے نہیں نہ جاؤ نہ خلا
 بن مقدر و یاقوت کی روحانی سے
 ٹوٹی ہوئی اُس چوکی کا کالی سے

تنگے میں تو درجہ جسم کا جا کر ہوا حج
 صد لکھ میں کسی کا حج اگر ہوا حج
 کر کے مری ٹوٹی ہوئی چوکی کا طوا
 رُوحِ یاقوت کو مٹیسر ہوا حج

۵۸۳

ہم نیک سے ہی کاموں کا نہیں سیکھتے
 جن کر ہی لو کارِ خیر جیسا کہ
 مولا نے کم خاص کے قرینہ سے
 آسبابِ گناہ سب مہیا کیے

یارو! ہمت کو اپنی جانچے نہیں ہو
 تم جن میں تھے وہ تو راسا نے نہیں ہو
 ساحل کے تو کر رہے ہو جد سے تم لوگ
 طوفانوں کے مارا طمانچے میں ہو

۵۸۴

مجھ آدمی ننگے کا جور اسم الخط
 چھو لو کہ میں تپتے کا جور اسم الخط
 اشرافِ زمانہ میں رہا ہے مقبول
 مجھ جیسے نفی کے کا جور اسم الخط

مخلوق خدا کی کہتی ہے تمہارا
 جس نے سر کاھا ہو گا وہ بچا ہوا ہے
 اک خلوی خاص کا خط الکتا ہے
 مجھ جیسے نفی کے کا یہ طرزِ تحریر

۵۸۴

تصویر کے ہیں جو عجب سے بڑھ کر کچھ
سحر نقصے ربا عیون سے اندر کچھ
سوئے کی مایہ تلوار بنا کر لوگو!
لوہے کا بنارہا ہو کے زبور کچھ

کہتی ہے جھلانگ کا فسانہ لنگری
گالی ہے جھلانگ کا ترانہ لنگری
نقاشی و خطاطی تو یہاں بھی ہے
میرے میری آنائے شاعرانہ لنگری

۵۸۵

میری ہے آنائے شعر، اہل دانش
میرے ہیں وہاں سے بھی دانش
میرے ہیں وہاں سے بھی دانش
تو بستر اوراق ہے نقاشی نے
خطاطی کے تیل سے کی اس کی مالش

ہمیں تو نہا ہے مرجا رہے گا میرا
مرکب بھی یہاں کے چمکا رہے گا میرا
بالفرض جو شاعر کے ہیں باقی نہ رہا
میکے بندو کے ہیں تو نار ہے گا میرا

۵۸۷

دشمن جو تو سے پہنچنے والا
 ہے اپنے اصول پر ہو گا۔
 سیکوں کی وہ جھنکار میں ہوتا ہے فروخت
 میں دل کی ہو کے دھڑکنوں میں ہے۔

مہ پاروں کی تاثیر جمال آسمانی
 لوحوں پہ ہے تصویر کمال آسمانی
 زردار جو لوچتا ہے انکی قیمت
 زردار کو محفل سے نکال آسمانی

۵۸۸

اے دوست! اے شاعر نہ تصور کیا ہو
 کہ تیرے باطن و ظاہر میں ہے
 شاعر مجھے نشان مجھے ہے
 نشان ہے یہ کہ شاعر ہے

انے دونوں کے ہی جزو کے ہیں میری تصویر
 تو اس کو جھانے کی ہے تیرے
 ہر شے تصور کو بنا کر اپنا
 شاعر کو دکھاتا ہو ہے پھر اپنی تصویر

۵۸۸

ہر خندہ ہوتے ہی بے سُر سے ہاتھ
 کتب خانہ کی گارڈ میں رکھے ہاتھ
 بچپن سے شہانہ روز کھتے کھتے
 اس عمر میں اب سوجھ چکے ہاتھ

طہمی یار ہے
 فن کی چل تو رہی ہے
 سطر سے لکھتا ہو کہ
 لکھتے ہوئے آگے
 اب اُلکھ لکھا کہ ہو چکی ہے

۵۸۹

لیلائے فنون کی نشانی کیا تھی؟
 خطاطی و تصویر بنانی کیا تھی؟
 بے جہنی میں جاگے گزاری تھی؟
 اکے سحر کی شہاب تھی از نگاہی کیا تھی؟

گلشن کے نظارے میں بھی سوچتا ہو کہ
 ہر وقت کے دھارے میں بھی سوچتا ہو کہ
 بسے فقط زندگی پر تھیں غور
 اب موت کے بارے میں بھی سوچتا ہو کہ

۵۹۰

مجھ کو وہ میری قدر بتا دیتی ہے
 نظر کے کو عیدت میں بچھا دیتی ہے
 گنتا ہے اگر شیخ جو گال تو بکے
 اس کی مجھے بھی تو دعا دیتی ہے

کل خبر کے میں مضمون میں مکتوب ملا
 و شنام کا موضوع اُسے خوب ملا
 قدرت ہے خدا کی اس کی بیٹی ہی کا آج
 تعریف میں میری مجھے مکتوب ملا

۵۹۱

اُس کو چے میں ہر قدم ہم گزرے
 رنگیں مقامات سے ہم گزرے
 بدنامی کے خوف سے جو ہم گزرے
 رسوائی کے شوق میں وہ ہم گزرے

اک شانِ حقیت سے مجاز مینا
 ہم کہے اٹھا رہے ہیں ناز مینا
 مولیٰ کے کرم خاص کے با عیش ہم
 ہوئی ہی نہیں قضا نماز مینا

۵۹۲

کبھی کبھی ہمیشہ تو نہیں
 لکھتا ہو کہ کبھی کبھی تو نہیں
 میرا قلم نرودور کا ہمیشہ تو نہیں
 اہل قلموں کے سودا کے ہمیشہ تو نہیں
 خطاطی مرا شوق ہے ہمیشہ تو نہیں

حسد کی نگاہ میں تو جھکی آیت
 تو خونِ جگر کی طرف سے لپکی آیت
 آوازِ پیچ و خمِ آج کو لپکے
 پھر میری آنکھوں سے ٹپکی آیت

۵۹۳

صراوت کے میں لالہ زار جسے قے
 ویرانوں کے میں شالامار جسے قے
 قلموں کے میں مرا قلم ہے بالکل ایسے قے
 چہرے کے میں ہوں و الفجار جسے قے

جنگل ٹوٹے میں آگنی مند رہے
 نالی کے ہوسا نے سمندر جسے
 کبھی کے اے صوفیوں کے میں ایسے ملے
 ٹھیکیداروں کے میں موقوفہ رہے

۹۵

جہن کو نہیں آئی خوں و خاشاک کی بات
 آج کو نہ بنا و سعت افلاک کی بات
 کیا سمجھیں گے جاہ و جہل کے منہ
 پرواز عقاب ہے اولاک کی بات

آے تو وہ نہتا ہے کروں کیا ساقی؟
 آے بخشا ہو کے اس کو کہ ہو کا آفاق
 دشمن کے ٹوٹ کرے میں پھر ہوئے خم
 میرے ترکش ہیں ترسبے ہیں باقی

۹۴

خطاطی میں جو ہے کی گلی بری
 جس سے نراج کا تباہی ہے بری
 اس پر تجھے داد ان کے وہی دے
 آج ہونے اگر میری

آلوانے کے ایوانے میں کیا کیا لکھنا
 خطاطی کے میدانے میں کیا کیا لکھنا
 آج ہونا جو صاحب "مرآۃ العالم"
 جانے وہ مری نشان میں کیا کیا لکھنا

۵۹۶

خطاطی ہو کر شام کرنے والا
نقاشی ہو کر صبح و شام کرنے والا
میں جملہ فنون میں ہے، فضلہ ربی
ہوے خونِ جگر سے کا کرنے والا

اللہ کے ہم نام لکھانے سے
اہلِ مومن اور ہم لکھانے سے ہے
اور اپنے ضمیر سے سیاہی سے ہے
خط میں حال ہے و شام لکھانے سے ہے

۵۹۷

استادوں نے تو انکا دکھا ہی ساقی!
نقادوں نے تیور کی چٹھا ہی ساقی!
غالب نے کلام پر تو میں نے خط پر
کچھ روح القدس سے واو پا ہی ساقی!

کاتبِ حرفِ عناد دیتے ہیں مجھے
گالی اہلِ فساد دیتے ہیں مجھے
لیکن میری خطاطی کی انشا کر
جبریل آہیں تو واو دیتے ہیں مجھے

۵۹۹

بدریں سوئے باغ آتا ہر سب کو بجاؤ
 بیول سے یہ کہہ دو کہ ہے جا کر چپ جاؤ
 کھلتی ہوئی کلیوں کے پر بھی چادر ڈالو
 سیول کے درخت کو بھی برقع پہناؤ

ملاذات سے خدا سے ڈرنا ہی نہیں
 ائینہ عرفان میں سے نورنا ہی نہیں
 اک جلوہ پر نور کو کہتا ہے نجس
 سانچے کو نظر کے پاک کرتا ہی نہیں

۵۹۸

تو نے پڑھی وحشتِ نظر کے باعث
 "لا حول" ستارے نظر کے باعث
 ہم نے اُسی جلوے پہ کیا وردِ درود
 اسے شیخِ انفاستِ نظر کے باعث

اسے شیخِ اپنے قالوے نظر کا لیا
 عریانی پہ چہکاتے تو کیا لیا
 یہ تری نگاہ کا ہے فرمہ جیسا
 ڈھل جاتا ہے کیسا ہی ہو جلوہ ولیسا

۱۰۰

بدیں کو تو کیا خاک نظر آتا ہے
نظر وکے ہی کا بیجا کس سبب
اور طرز نگاہ میں خجاست
ہر جلوہ ہی ناپاک نظر آتا ہے

اصنام کا پھر جلوہ بیا کر کے
چہر حسن حقیقت کا وہ ادراک کر کے
بس آنکھ کے دھونے تو بیتی نہیں ہے
زائد سے کہو اپنی نظر پاک کر کے

۱۰۰

کڑا ہی ہے کیا جسم بشر کا پردہ
کوئی نہیں ہے ہم فتنہ گر کا پردہ
چہر جلوہ عریضے کو بھی و
واعظ کو نصیب ہو نظر کا پردہ
شکلیں، بر وقار و پر نور
تصویر و جسم میں عقل سے دور
تجھ کو نظر آتی ہے جس عقل سے
جلوہ اگر ڈھل جاتا ہے عریضے کا پردہ
تو تیری نگاہ کے ہر سانچے کا قصور

۱۰۲

ہیں اہل قبا، حسن و سخن در بر ہم
 ہیں میری مصوری شرفین در بر ہم
 جن لوگوں کی رہی ہمارے رمنہ رو ہیں
 کیوں ہیں میری عریالی تن پر بر ہم

راجم ہر تدبیر اور ہر حسنہ رو ہیں
 کرتی رہی ہمارے خانہ جنگی رو ہیں
 ملبوس قبا و لہجہ میں ہر حسنہ رو ہیں
 ہمارے وشتے ہوتے ہیں انکی رنگ رو ہیں

۱۰۳

تصویر وہ ہیں جسے نہایا کہ مہیا کہ
 ان کو تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ
 خود دیکھ سارے کی بیانی ہیں
 عریالی کے زاویے ہمارے ہیں

کرا کے نظر آنکھ کو مل کر اسے
 عریالی پر کر بات بھل کر اسے
 جلوے کی ٹوسا دگی ہر رنگ ہوں
 سانچے میں تری نظر کے ڈھل کر اسے

۱۰۴

مکن کوئی نطری تھی چھوری تہ نے
 چھوڑے میں تڑپ تھی چھوری تہ نے
 لاہور میں کئی تھے اس کے داخل تہ نے
 چھولی تھی جو چھوڑی تھی چھوری تہ نے

جہاں ہا رنگ ہو اکیلا بار
 میں بہت و ملک ہو اکیلا بار
 نرغے میں یہاں خود وزیر والوں کے
 میں ننگ و حرا ننگ ہو اکیلا بار

۱۰۵

ہم نے تھی شہر نے تو فتورے تھے
 اور مجھ کو حسینو کے لہانے تھے
 نیلے کاغذ پر اپنے تھے خط مایے تھے
 فن پر کے لکھ لکھ کر قصیدے تھے

نزلوں سے خرا کوں میں بہت ہو مقبول
 رنگین رسالوں میں بہت ہو مقبول
 تیسے گڑ لوں والوں میں بہت ہو مقبول
 اور کیسوں والوں میں بہت ہو مقبول

۵۱۶

ہوے شرع کا پندار نہ سمجھے مفتی
انہا ہی سارے پارا نہ سمجھے مفتی
بے دین ہوئے خوش ہے، وضع سے میری
بچہ کو کہیں وندوار نہ سمجھے مفتی

طارا اور چالاک نہ ہیں مور واعظ!
اسے آمر ہیں بیک نہ ہیں مور واعظ!
مسی دہاں اگر جاؤں تو کیسے جاؤں
مور صاف مگر پاک نہ ہیں مور واعظ!

۵۱۷

ملا انکو کر رہے ہیں کچے
سب وعدہ خور کر رہے ہیں کچے
وے دے کے فقیر مر وہ چٹے فتوے
جنت میں تصور کر رہے ہیں کچے

موہن تو ہیں ظاہر ہی بظاہر ساقی!
اسے پرکھنے آئی تھی کچھ ساقی!
اندر سے جو کافر ہیں ہیں کچھ
اسے پرکھنے باہر سے ہوئے کافر ساقی!

۱۰۸

واغظ! واغظ!
 حق کی میزاک میں کذب بولو! واغظ!
 میں کہو کہ درِ تصالح سے کھو لو
 میں اسے لے بیٹا ہو شراے انور
 جب بھی بولو کہ توجہ ہی بولو واغظ!

تسکے کیلئے زائد جو ہے کیا کہنا
 الفاظ خرابے خد سے سو کہنا
 پی کے جسے سچ ہی بولنا ہے نہ کہ
 وہ ایسی دوائی کو برا کہنا ہے

۱۰۹

میں کہہ رہا ہوں کہ اس کا ہی خط
 آنجور کی لگاڑی سے نہیں ضبط
 عشق اور وراثت سے ہی کی تجدیری میں
 خطا طئی آیات سے ہے رابطہ

میں نے نہیں دیکھا اس کی کاہلوں کو
 اس دور میں جو دور ہے دور الحاد
 آیاتِ جمال جو ہو کے لکھنا، اس پر
 مجھ کو یہاں گالیاں کیں دیتے استاد

۱۱۰

اے اہل ریا خوب ہے، معلوم بھی ہے
دل والوں کے محبوب ہے، معلوم بھی ہے
ہو جس کو حفاظت دیتے دشنا ہے
پرہیز ہوا مجذوب ہے، معلوم بھی ہے

تصویر کے آیا ہر برابر حاسد
گالی بھگتے دے رہا ہر بڑھ کر حاسد
نگی نظر آرہی ہے اس کی بے روج
جاسے سے نکل گیا ہے باہر حاسد

۱۱۱

اچھا مجھے کیا خاک کے گاو اعظ
”تھا ہمیشہ بیگ“ کے گاو اعظ
مرنے پہ مرنے روئیں گے مہر و شمع
”خس کم تو جہاں باگ“ کے گاو اعظ

نیسے بغض کے انبار سے کیا لانا ہو
اُس میں بھی عقیدت کی آدایا ہو
جوزیر کہ واعظ نے برا گلا اُسے
سیراف نے نکالے ہی چلا جاتا ہو

۱۱۲

اس دور میں یہ دیکھتا ہوں کہ
 جس شعور و مصوری پر اس کی گفتار
 مٹاؤں کے کام نہیں ہے فن اور فنکار
 کیا قریب قیامت کے ہیں

زبانوں نے رہ میں میری لہوے جو بول
 قدرت نے اکائے سے بنا کر جو بول
 گہری والوں کی بد دعا ہے
 اٹھ کر خدائے کر لی ہے بول

۱۱۳

میں نے کو خراب ہے سمجھتا ہوں
 سنا یا عذاب ہے سمجھتا ہوں
 بس یوں کہ یہ پانی ہے گھوڑے میں
 زخم کو شراب ہے سمجھتا ہوں

اُس کے بھی غور و سرگرمی کی ہر حد
 میری بھی پچھلانی کی ہے حد
 زخم بھی اگر پوسے تو کہتا ہے شراب
 زائد کی بھی مجھ سے بدگمانی کی ہر حد

۱۱۴

میرا کشتی ہے اپنا خستہ کشتی
اے دنیا! جلا تا ہو کے لوٹتی
نکلے جو کھری فکر کا اس سونا
تو کھول کسوں کے پاس سے اس سے

تیسے بھی مگر خوشی جگر کے ہر کام
لوگوں کے پہ شہرے و روز ہو کے رہتا انجام
لغت سے ملاقات سے علاوہ کر چہ
ملنے کا نہیں کہے بھی مجھ کو انعام

۱۱۵

کھانے میں نہ تو پیش نہ پس ہے چاہے کوئی
روٹی کی طلب ہے تو وہ پس ہے چاہے کوئی
مجھ کو تو رہے پس و خیر انکسور عشق
اور دُخترِ گندم کی ہوس چاہے کوئی

جونا رہے اس فورے میرا ہوا عقد
فردوس کی اس حور سے میرا ہوا عقد
زنا دہنے کی دُخترِ گندم آغوا
اور دُخترِ انکسور سے میرا ہوا عقد

۱۱۷

یہ تو نہیں، قدرت کے اشارہ نہ ہوا
 کہ یہ کفر، یا رانہ ہوا
 یہ ہے چلا سوے مشرف ہونا
 اسلام سے نبی کے کامشرف ہونا
 اسلام کے مفتی کو گوارا نہ ہوا
 اسلام کے مفتی کو گوارا ہی نہیں

یہ جھوٹے مسلمانوں کو گوارا ہی نہیں
 ہونا اگر مایہ جاہلوں کے
 کافر ہی رہو گے گا کوئی چارہ ہی نہیں
 یار! یہاں کے مومن کا گوارا ہی نہیں

۱۱۶

دینے کے جو کھاتے ہیں، کیا کیا
 دینے کے جو کھاتے ہیں، کیا کیا
 اسلام کے کھاتے ہیں، کیا کیا
 دینے کے قلندر کی پیر کی فتوے
 دینے کے جو کھاتے ہیں، کیا کیا
 ہجو کے ہیں جو کھاتے ہیں، کیا کیا

روحانی مفتی ہیں نہیں کھاتا ہو
 عرفانی قریب ہیں نہیں کھاتا ہو
 مٹا کھاتا ہے ایک ہے میں ختم
 میرا کہہ رہے ہیں نہیں کھاتا ہو

۱۱۸

لو کر حکا صدقین تر کرے لام
خطا ملی نہیں اسے بنانا
ماتھے یہ وہ آکھینج رہا ہے قشقہ
کل لوج پہ کھنا تھا جو الہ کرنا

چکر کا کیا؟ کچھ شیخ جو اسے ملنے
خمیر کے وہ باہر کی بھائے ملنے
اور جلدی کے ماتھے پہ بنا کر قشقہ
سجدوں کے نشانے چھپا کے ملنے

۱۱۹

زہار کے لب پہ بھی رہے میری بائیس
محرار کے اندر بھی رہے میری بائیس
میخانوں کے "کاؤنٹر" سے اس کے ٹھوکر
آبے تو سر پہ بھی رہے میری بائیس

زہار پہ طاری رہے میری بائیس
ہلکی نہیں، بھاری رہے میری بائیس
مسجد میں تو کل وقظ میں زیر محراب
منیر کے بھی جاری رہے میری بائیس

۱۲۰

واعظ جو ہے اسے روزِ خدا ہوتا ہے
کافر کچھ کہتا ہے، خفا ہوتا ہے
جمعے کا تو دن ہے اور نماز جمعہ
بند کی سیلے روزِ خیر ہوتا ہے

ہاں سے تیرے، طرار سے دیکھو کیا؟
ہاں سے تیرے، شیار سے دیکھو کیا؟
خجر سے تیرے کچھ اور شر منبر کچھ ہے
ملا بھی ادا کار سے دیکھو کیا؟

۱۲۱

زہن ہو کر رہ گیا مجھے ایسا کچھ
ضرر ہو کر مگر صبا مجھے ایسا کچھ
جو کچھ تپا ہے، مجھے خبر ہے اور لوگ
منجھلے اولیا مجھے ایسا کچھ

اس آدھے عاشرے میں کیا ہوتا ہے
ظاہر جو ہے باطن سے جدا ہوتا ہے
یعنی کہ منافقانہ قدروں کے سبب
بواچھا اور بدنام ہوا ہوتا ہے

۱۲۳

بولی قوم شہور، باقی کتب
 الہام کا اسے ورود باقی کتب
 خطاطی صادقین اعلیٰ ہے مگر
 اب اس میں وہ دم درود باقی کتب

تصویر دکھانے میں مزا اور ہے
 خطاطی بنانے میں مزا اور ہے
 یاروں کی خوشی میری خوشی ہے لیکن
 دشمنوں کو جلدانے میں مزا اور ہے

۱۲۲

اے اہل راخو، معلوم کجاست
 دل والوں کا محبہ جیسے معلوم کجاست
 جو جسے مغلطائے دیتے دشمن
 پہنچا ہوا مجھ کو ہے، معلوم کجاست

دیتے ہیں حسیں پھولوں کی ڈال مجھ کو
 اور اہل نظر کہتے ہیں عالی مجھ کو
 اس شہر کا ہر ایک مقامی اخبار
 لکھتا ہے مغلطائے گالی مجھ کو

Q144

اے اہل غرض! مانا کہ جی لیتے ہو
 فوج کو جہاں جی لیتے ہو
 واما نہ
 کہ قہقہہ کر دیتے انا بلاتا ہے
 کہ قہقہہ کر دیتے انا بلاتا ہے

[illegible]

Q140

۵۱۲۵

خوف کو مٹا دے نورِ عینِ جاوید کا جو شمع
عرفا کے کواثر ہے وزیرِ وزین جاوید کا جو شمع
جو سب کے انصاف سے سرد کا جو شمع
سرد کے صاف و قیاس جاوید کا جو شمع

حق نے جو دماغ کو کیا ہے روک
 سچ ماننے لایا دماغ کو کیا ہے روک
 شمع منصور کو فوراً سے روک
 سترہ کے چراغ کو کیا ہے روک

۵۱۲۷

خط کے اور رنگ کے ٹرے ہوتے ہیں
 بچہ ہست و ہلنگ کے ٹرے ہوتے ہیں
 کتے ہی ہمارے اہل قبا، جوار کے ٹرے ہوتے ہیں
 بچہ ہنگ سے دھڑنگ کے ٹرے ہوتے ہیں

عارف کو تو ہے مجھ سے محبت سیاقی!
 لیکن ہے منافق کو عداوت سیاقی!
 لاہور کے مجھ کو بھی ہر ہونے والی
 وئی سے جو مرد کو بھی نسبت سیاقی!

۵۱۲۸

جب ہوئے ہی ملک کا نوٹا لے لکھوئے ہوتے ہیں
 اصنام پر نظروں کو جمانے لکھوئے ہوتے ہیں
 جب سے نہیں جاتا کبھی سود کی طرف
 قلاہرے بٹکارے میں آئے لکھوئے ہوتے ہیں

مے خانے میں واعظ کا بلانا مجھ کو
 گوشے میں بھرا کھام بلانا مجھ کو
 اور میرا وہ انکار تم بارے میں کہاں
 پڑ جائے کسی دہانے بھی جانا مجھ کو

۱۲۹

جو شرح کا کرے، سر و ہندا وہ جناب
 اور ڈال کے اک کالا سا پتلا وہ جناب
 خود نکلے، اس کا قصہ ہو کر دیکھیں
 حاتم کو کر گئے ہیں گندرا وہ جناب

زاہد حد ایام سے ہو کر گذرا
 فارغ وہ عجیب کام سے ہو کر گذرا
 چرواڑہ شوق کے مرکز کی طرف
 وہ خانہ حاتم سے ہو کر گذرا

۱۲۸

جیٹھ عبادت پہ بہتے نازاں تھا
 اور اپنی طہارت پہ بہتے نازاں تھا
 تو اس کی طہارت کے طریقے سن کر
 پیسے اپنی نجاست پہ بہتے نازاں تھا

تن کیلئے احکام و قیقہ بھی سناؤ
 غسل مخصوص کا سلیقہ بھی سناؤ
 نظریں ہرا کر کے طاہر ہو کر
 اسے اہل شریعت سے وہ طریقہ بھی سناؤ

۱۲۰

یہ اور ہی ہے بات کہ اقوال ہو چکے
دل تو ہو غلط اور خدو خال ہو چکے
جب میرے ہی کر توتے نہایت سے میرے خراب
واعظا کے ضروری نہیں اعمال ہو چکے

جب راہِ شرع پر میں چلا اے ساقی!
تو خود کو بہاتے پاک سے کیا اے ساقی!
پڑتے ہوئے پانی کی رگڑ سے تن پر
پھرانے لگا مجھ کو مزا اے ساقی!

۱۲۱

واعظا! تو ہر اک بات میں بل ڈالتا ہے
عرفان کے چھوٹوں کو چیل ڈالتا ہے
کب تیری نماز میں ایسے ہوتا ہو چکے
تو کیوں مری مستی میں خلل ڈالتا ہے

تم کو تو ہے خلوت کا سہارا اسلام
اور ہم کو ہے نور کا منارا اسلام
وہ تو ہے بہر کیف تمہارا اسلام
اور یہ ہے بہر حال ہمارا اسلام

۱۴۲

جہاں آج منڈا ہے، لنگوٹے ہو گئے
 ہم ہوں گے کھڑے اور کھوٹے ہو گئے
 مینا بکف ہم رندا اٹھیں گے سرخسٹ ہو گئے
 واعظ جو ہے سخاوت ہوئے لوٹے ہو گئے

کھڑا ہوں کوثر کی آبرجائیسگی
 یاد دے تہنیم میں مرجائیسگی
 ملاؤں کو۔ ملا اگر خبت میں گئے
 عورے اگر دیکھیں گی نوڈر جائیسگی

۱۴۳

نقشِ دل سے تھا جلوہ ایسا کہ ساقی!
 اگر ہوئے مالوس و پریشاں ساقی!
 کل میری سخاوت میں دے دی ساقی!
 یہ سن کے کہ تصویر ہے ساقی!

حرفِ غبت مٹا گیا ہے پالی
 نقشِ وحشت بنا گیا ہے پالی
 سچ کر میری تصویر کے دو اک عنبر
 ملاؤں کے ہنہ میں آگیا ہے پالی

۱۳۵

خود اپنے کفن کو منہ سے آیا ہو کہ
 شہرول سے مئے حسن ہے آیا ہو کہ
 یہ سوچ کر اک اچھی جگہ مر جاو کہ
 لاہور میں مرنے کے لیے آیا ہو کہ

اس شہر کے لوگوں کو صدائے دین
 ہاں بدلے وفاؤں کے وفا لے دینے
 پہنچا ہو کہ بزرگوں کو دیکھ کر کو سلام
 آیا ہو کہ حسنینوں کو دعا لے دینے

۱۳۶

کے شوق کے اور غم کے بیوند ہیں
 مہ یاروں کے لیکن دل کے گھر
 مجھ بجزہ درویش خدائے کاش
 ولی نہ صفا کسے، سمر قند ہیں

البرزخ الوند کا باشندہ ہو کہ
 ولی نہ سمر قند کا باشندہ ہو کہ
 ساری دنیا براؤ طرح ہے۔ یعنی
 میں آرض خدائے کاش کا باشندہ ہو کہ

۱۳۶

افلاک کے ٹولے لے مارے مہینے
 پر دولتِ دنیا کے پٹارے مہینے
 اسے اپنے قلندرانہ شیوے کے سب سے
 نوکے پالویشن پر تھے مارے مہینے

دولتِ کافلاک راہ میں چھا ہی رہا
 شہر سے کافر مجھ کو بلاتا ہی رہا
 میں کو چہ محبوب سے نکلا ہی نہیں
 میرے کو چہ محبوب سے میں بھیجا ہی رہا

۱۳۷

مقام کی کو آئی ہے
 گری میں اسی کو آئی ہے
 سردی میں بھی ویسی ہی خنوا آئی ہے
 میں نے تو لوگ لاہور میں ڈالا ہی پر او
 لاہور میں دلی کی سی بو آئی ہے

صوڑوں کیونکر میں گلستاں لاہور
 کانٹے اور پھول ہیں نشان لاہور
 مجھ پر برہم ہے واعظانے لاہور
 لیکن خوش تو ہے مہر و شان لاہور

۵۱۳۸

جب جس کی وزیروں کی کہانی سننے
شاہو کے کی جو تھی باتیں نہ مانی تھیں
اور سلیم و یحیٰی قوت میں تھیں
شہر جانا کے کی خاک کے چھائی تھیں

حاکم مجھے اک جہان دینے کو چلا
اپنا حرم اور نشانے دینے کو چلا
ان سب سے پہلی اک مار کے ٹھوکر چھڑا
شہر جانا کے میں جاسے دینے کو چلا

۵۱۳۹

ماضی کے ان کے حال کے ہوئے
اس دور کا خطا لاہور کے اس دور کے
پہلے کچھ لہور میں تھے
موجودہ زمانے میں ہوئے لاہور میں تھے

نقشبندی کی اندور کا پانی پی کر
کی شاعری بجنور کا پانی پی کر
جب مرکز خطا ملی میں آیا
خطا ملی کی لاہور کا پانی پی کر

۵۱۳۱

اس شہر کو کچھ اور سجایا گیا ہے
 اس شہر کو کچھ اور سجایا گیا ہے
 آج کل کا نیا طور بنایا گیا ہے
 خطاطی میں، بغداد کے اپنے میں
 لاہور کو، لاہور دکھایا گیا ہے

اس شہر کو کچھ اور سجایا گیا ہے
 آج کل کا نیا طور بنایا گیا ہے
 خطاطی میں، بغداد کے اپنے میں
 لاہور کو، لاہور دکھایا گیا ہے

۵۱۳۲

اس شہر کو کچھ اور سجایا گیا ہے
 اس شہر کو کچھ اور سجایا گیا ہے
 آج کل کا نیا طور بنایا گیا ہے
 خطاطی میں، بغداد کے اپنے میں
 لاہور کو، لاہور دکھایا گیا ہے

اس شہر میں رہتے ہوئے صبح و شام
 اس کے حوض طاقی میں ہو کر چکا کا
 بغداد کو لاہور کی جاتی ہے دعا
 لاہور کو بغداد کا آتا ہے سلام

۱۲۳

شیخاں خلیج نو دکھائے رہے مال
 دنیا کے حسنیوں کا بلانا تھا جمال
 اور میں یہاں اس عمر کے گالی کھا کر
 لاہور کو دے چکا ہوں پورے دس سال

یاں آیا تو حق ہی کہہ گیا ہر شخص
 دشنام عذوبھی سہہ گیا ہر شخص
 جس کے لئے دنیا کا ہر اک شہر تھا وا
 لاہور کا ہو کے رہ گیا ہر شخص

۱۲۲

اگر خط بنا ایجاد کیا ہے مدینے
 یا قوت کا دل شاد کیا ہے مدینے
 اس سے دور ہیں لاہور کو خطا طی میں
 ہم تلخ بعد اد کیا ہے مدینے

جو خط کیا لاہور میں مدینے ایجاد
 اس کے ملی کچھ مشرق وسطیٰ ہی مالے داد
 اس بات ہے لاہور کو کرتے ہیں سلام
 شیراز و دمشق و قاہرہ و بغداد

۵۱۴۵

لاہور میں ایسے شاعری کی یارو!
 کچھ ایسے ہی میری ہر رباعی یارو!
 ہمارے مثنوی "بادِ مخالف" جسے
 کلکتے میں غالب نے لکھی تھی یارو!

خوش ہے شب بے نور کی تاریکی میں
 نزدیک کی اور دور کی تاریکی میں
 خطاطی کے قلم سے کئے ہیں روں
 ہم نے شبِ دیکھور کی تاریکی میں

۵۱۴۴

اسے شہر کے سب زمرہ جہاں جاگتے ہیں
 تا عمر ایسے رہ جاؤں گے یہاں جاگتے ہیں
 لیکن مرا دل بھی بہا کے پر رہنا
 اس شہر کے استاد یہاں جاگتے ہیں

حضور! مائے خورشید نہا ہونے حقیقت ہے
 کب اعلیٰ منور و کسے کی قرب ہے حضور!
 جو مائیکل اخلو کو روم سے بھی ہمارے
 لاہور سے مجھ کو وہی نسبت ہے حضور!

۱۴۶

اُن کی جو ہیں گل ہائے وفا باس آئی
دل والے اور ہر شوخ آدا پاس آئی
مجھ حسنِ برست نے جو دلی چھوڑی
لاہور کی بھر آئے وہاں اس آئی

دلی سے وہ جا رہا تھا جس دم قندھار
لاہور کی تہ و شوکت، سُن تو اسے یار
میر نے ہی نہیں مجھ سے تو صد لوگ پہلے
تھے طالبِ آملی نے لکھے اشعار

۱۴۷

کہہ سکتا ہو کہ صاف صاف جیسے میں ہو کہ
آبِ منزلِ معرفت میں کیسے میں ہو کہ
جیسے بھی دلی میں تھا سرمد بالکل
لاہور میں اسے دور میں ایسے میں ہو کہ

اس دور میں مجھ پر بھی بھرتے ہیں کہ
دُمنوک میں وہ زہرِ کذب بھرتے ہیں کہ
پہلے بھی قلندر وکے اہل سالوں
ایسا ہی سلوکِ خاص کرتے ہیں کہ

۵۱۴۹

”کافر“ جہاں کہتے تھے غازی، اُس کو
 ”بد“ کہتے تھے گندھار کے غازی، اُس کو
 اُس شہر سے جانے ہوئے بادا کی ہر
 مہ پارو کے کی مہا کے نوازی، اُس کو

اُس کی بھی اور اُس کی بھی ادا یاد کرو
 تہ گیسوؤں والوں کی وفا یاد کرو
 اُس شہر سے چلتی ہوئی اُس سے گاری میں
 اک دل سے دیکھ کس کو جلا یاد کرو

۵۱۴۸

وہ چھوڑ کے خود اپنی گلی آئے تھے
 لکھتے ہوئے آیاتے جلی آئے تھے
 لاہور میں آئے ہیں ہی نہیں آیا ہوا
 لاہور میں پہلے بھی ولی آئے تھے

قذہار سے اک وزیر آیا تھا کبھی
 غزنی سے کوئی امیر آیا تھا کبھی
 آروہ سے صادقین نامی بھی مگر
 لاہور میں اک فقیر آیا تھا کبھی

۱۵۰

جھوٹے کی ملی بلیخ میں تھالی مجھ کو
 بے خدا دہاں زینتوں کی ڈال مجھ کو
 لاہور میں دی گئی ہے لکھنے سے دوستی
 خطاطی کے اعجاز پہ گالی مجھ کو

حال آج تو ناساز کرے گا لاہور
 گالی سے سرفراز کرے گا لاہور
 لکھنے سے بہا کرے رہا تھا کئی سال
 اسے بے جا پہ کل ناز کرے گا لاہور

۱۵۱

ضمیمہ

لاہور کے جو اس فوق کو اپنے مزاج کی
 ایک خاص لذت کے باعث جو روحانی لگاؤ، عقیدت
 اور مالک الطبعی انداز کا علو ہے اس کام ہندو عامی
 اکثر و بیشتر کفار میں اشعار میں اور تحریر میں اظہار رکھا
 بیشتر دنیا کے عمار کی راجدھانی اس کے لئے انرا غلو
 دیکھے ہوئے اور روس البلد اپنے دروازے کھولے ہوئے
 ہیں اور شہر سے عالم اور دولت دنیا کو ٹھاکر اگر وہ لاہور میں
 خاک نشینانہ انداز سے پراؤ ڈالے ہوئے ہیں جبکہ یہاں
 اسے پڑے رہنے کی مطلق مطلق

۱۵۲

ہمارے اُسے محبت اور نورتے دونوں کی چیزیں ہیں
 محبت نے زندہ ملی اور ختم ہوا درست کی نورتے ہزاروں
 محبت کے شکر میں چند تو نے نہ کر کے پیرایے زیادہ جہت میں
 رکھی۔ سرمایہ داروں کے سنگان و فادار اُس پر بھولا گئے
 اور اُس کا الٹا محبت کے جذبات سے لدا ہوا کاروان
 تخلیق و اختراع و ایجاد فنون مستقبل کی طرف پیش
 قدمی کرنا چلا گیا، اور انش اللہ کرتا چلا جائے گا۔ رات
 صورت حال میں مولیٰ کے کہہ کے ساتھ ہی ساتھ کم فرمایاں
 بزرگان شہر اور مہر و شان شہر کی دعائیں بھی شامل رہی ہیں
 صوفی

۱۵۴

نے جانے کتنے فیض شہر کارا کے میں اس حق پرست فقر
 خاک کے نہاں کتنی روغن تفسیر میں خدای جان کہتے
 بے شمار کئے رہا ہمارے بے دریغ اور بے حیا کھیل خدای
 کے فضل و کم غایت کے فیض میں اور حالی مشغول کے طور پر
 عاشقی ہی کی خدایا خواستہ بھی مزدوری نہیں کی ہمارے عجب
 کتب خانوں میں ایسا لکھا اور در کس گاہوں میں اور دیگر عوامی
 عمارتوں میں بڑا بڑی سخاوت کی اور دیواری تصویریں افی جانے
 ناکوں اور مال قلیل سے کہیں اور خفہ درویش کے طور پر
 ان مقامات پر آویزاں کر دیے

۱۵۴

پوری کہیں اور لاکھوں لوگوں کو بسم اللہ
 لکھ لکھ کر طرح طرح کے نمونہ ہائے نو کے ساتھ تقسیم
 قیوڑے اعتماد و یقین کامل کے ساتھ کہہ سکتا ہے :-
 کچھ سیرے محبت میں کیا کام ضرور
 گو کو بیٹہ جانا ہے جسے یہاں سے مڑی دور
 تصویریں لگا دو کہ تو وہاں تک پہنچیں
 اشعار جو لکھ دو کہ تو وہاں تک پہنچیں
 تصویریں بہر کہ بنتی ہی چلی جا رہی ہیں خطاطی کے
 ہیں کہ ہوتی ہی چلی جا رہی ہیں ، ارباب عامیہ کہ ان کے
 لئے غیب کے مضامین

۱۵۵

اور اب آئے کو خدا حافظ کہنے سے بیشتر چلے چلے
 جو ابھی ابھی ایک تانہ رُبائی وارد ہوئی ہے وہ بھی
 پیش کی جا رہی ہے ملاحظہ ہو :-
 شاگرد کسی کا ہو کہ نہ اُستاد ہوں میں
 کرتا ہوا تخلیق اور ایجاد ہوں میں
 لیلۂ ہنر ہے اگر بیٹے لاہور
 پھر واقعی لاہور کا داماد ہوں میں
 خدا حافظ، فی امان اللہ
 آپ کا: فقیر عامی صدیقین عنی علیہ

الغائب فقیر الفقیر

”ملنے ہیں ابھی کچھ کو خطا اور زیادہ“

دروغ برگردن اہل حُجرہ و ساکنانِ اوطاق و مُعلمانِ مدرسہ ہائے فنون
(صفیہ السادر کذب اور حلقہ رُشناقت نے انجمن فرقہ ملائیت کی طرف سے شائع کرائے)

الحجج الفقير الى الله

المتوسل

الحجج الفقير الى الله

المنهول

الحجج الفقير الى الله

المجرب

الحجج الفقير الى الله

المطرب

الحجج الفقير الى الله

المنعرج

الحجج الفقير الى الله

الملك

الحجج الفقير الى الله

المهمل

الحجج الفقير الى الله

المقل

الحمد لله الذي لا يقدر على العجز

المعقل

الحمد لله الذي لا يقدر على العجز

المخلاق

الحمد لله الذي لا يقدر على العجز

المشكك

الحمد لله الذي لا يقدر على العجز

القيوم

الحمد لله الذي لا يقدر على العجز

الحسين

الحمد لله الذي لا يقدر على العجز

السما

الحمد لله الذي لا يقدر على العجز

السا

الحمد لله الذي لا يقدر على العجز

السا

الحج إلى فقير إلى الله

الشفق

الحج إلى فقير إلى الله

المشرك

الحج إلى فقير إلى الله

المفرج

الحج إلى فقير إلى الله

المقرب

الحج إلى فقير إلى الله

المسكين

الحج إلى فقير إلى الله

المستوفى

الحج إلى فقير إلى الله

المحتاج

الحج إلى فقير إلى الله

الممكن

الحمد لله الذي لا يذل

المعظم

الحمد لله الذي لا يذل

الأكبر

الحمد لله الذي لا يذل

الضليل

الحمد لله الذي لا يذل

الطريق

الحمد لله الذي لا يذل

الشكر

الحمد لله الذي لا يذل

الفرح

الحمد لله الذي لا يذل

المتين

الحمد لله الذي لا يذل

المعظم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الحمد لله

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الحمد لله

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الحمد لله

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الحمد لله

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الحمد لله

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الحمد لله

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الحمد لله

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الحمد لله

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لہ

القد

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لہ

المقصر

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لہ

الغرض

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لہ

الشح

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لہ

الفتى

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لہ

المرشدا

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لہ

الليد

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لہ

المتر

الحمد لله الذي جعلنا من الفقير إلى الله

الحق

الحمد لله الذي جعلنا من الفقير إلى الله

الك

الحمد لله الذي جعلنا من الفقير إلى الله

الك

الحمد لله الذي جعلنا من الفقير إلى الله

القديك

الحمد لله الذي جعلنا من الفقير إلى الله

المعق

الحمد لله الذي جعلنا من الفقير إلى الله

المرج

الحمد لله الذي جعلنا من الفقير إلى الله

المفقير

الحمد لله الذي جعلنا من الفقير إلى الله

المنوط

الحجج الفقير إلى الله

المعد

الحجج الفقير إلى الله

المعد

الحجج الفقير إلى الله

المعد

الحجج الفقير إلى الله

المعد

الحجج الفقير إلى الله

المعد

الحجج الفقير إلى الله

المعد

الحجج الفقير إلى الله

المعد

الحجج الفقير إلى الله

المعد

الحمد لله الذي هدانا لهذا

المعظم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الضيق

الحمد لله الذي هدانا لهذا

المفطر

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الغنى

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الضيق

الحمد لله الذي هدانا لهذا

المفطر

الحمد لله الذي هدانا لهذا

المفطر

الحمد لله الذي هدانا لهذا

المفطر

الحجج الفقير إلى الله

المكفر

الحجج الفقير إلى الله

الغوي

الحجج الفقير إلى الله

المعدي

الحجج الفقير إلى الله

القطر

الحجج الفقير إلى الله

المفهم

الحجج الفقير إلى الله

الدودي

الحجج الفقير إلى الله

اليلقي

الحجج الفقير إلى الله

المسوق

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الشيء

الحمد لله الذي هدانا لهذا

المطرف

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الطحن

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الفن

الحمد لله الذي هدانا لهذا

المضطر

الحمد لله الذي هدانا لهذا

العلم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

المستغفر

الحمد لله الذي هدانا لهذا

المحسن

الحاج الفقيه الزاهد

الكشاف

الحاج الفقيه الزاهد

المحسوس

الحاج الفقيه الزاهد

المنقوش

الحاج الفقيه الزاهد

المحمود

الحاج الفقيه الزاهد

الهدى

الحاج الفقيه الزاهد

المفرد

الحاج الفقيه الزاهد

العندي

الحاج الفقيه الزاهد

الليبي

الحجج الفقير إلى الله

الحجج

الحجج الفقير إلى الله

الحجج

الحجج الفقير إلى الله

الضعيف

الحجج الفقير إلى الله

الضعيف

الحجج الفقير إلى الله

العقيد

الحجج الفقير إلى الله

المسكين

الحجج الفقير إلى الله

الخلع

الحجج الفقير إلى الله

المسكين

الحمد لله الذي لا يذل

المطعون

الحمد لله الذي لا يذل

الحزن

الحمد لله الذي لا يذل

القيم

الحمد لله الذي لا يذل

القض

الحمد لله الذي لا يذل

المهم

الحمد لله الذي لا يذل

المخد

الحمد لله الذي لا يذل

المنسى

الحمد لله الذي لا يذل

المحبى

الحمد لله الذي لا يذل الفقير إلى الله

المفلس

الحمد لله الذي لا يذل الفقير إلى الله

الحائس

الحمد لله الذي لا يذل الفقير إلى الله

الملك

الحمد لله الذي لا يذل الفقير إلى الله

المتغير

الحمد لله الذي لا يذل الفقير إلى الله

المصلي

الحمد لله الذي لا يذل الفقير إلى الله

الرفيع

الحمد لله الذي لا يذل الفقير إلى الله

المشتر

الحمد لله الذي لا يذل الفقير إلى الله

الفيل